شیخ غلام مصطفی ظہیر امن پوری حفظہ اللہ کا تعاقب

یسیع الحضرمی رحمہ اللہ کا سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے

24

از قلم:

حافظ اکبر علی اختر علی سلفی/عفا اللہ عنہ

ناشر

البلاغ اسلامک سینٹر

الحمد للہ وحدہ، والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ، أما بعد:

محترم قارئین! فتاوی امن پوری میں ہے:

"سوال : درج ذیل روایت کی اسنادی حیثیت کیا ہے؟

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"الدُّعاءُ هو العِبادةُ".

"دعاء اصل عبادت ہے"۔

(سنن أبي داود: 1479)

جواب : سند ضعیف ہے۔ کسی معتبر سند کے ساتھ یسیع حضرمی کا سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سماع معلوم نہیں ہو سکا۔

دیکھیں: (فتاوی امن پوری، قسط: 592، ص: 16-17)

راقم کہتا ہے کہ:

❁ یسیع الحضرمی رحمہ اللہ کا سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے۔

دلائل پیش خدمت ہیں:

❁ پہلی دلیل : صریح قول

۞ امام ابو محمد عبد الغنی بن عبد الواحد المقدسی رحمہ اللہ (المتوفی: 600ھ) یسیع الکندی کے ترجمے میں فرماتے ہیں:

"سمع علی بن أبي طالب و النعمان بن بشیر".

"یسیع الکندی الحضرمی رحمہ اللہ نے علی بن ابو طالب اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہم سے سنا ہے"۔

(الکمال في أسماء الرجال بتحقیق شادی بن محمد: 9/435، ت: 6185)

❁ دوسری دلیل : ائمہ کرام کا تعامل

اس حدیث- "الدُّعاءُ هو العِبادةُ"- کو فن جرح وتعدیل کے ائمہ کرام نے صحیح یا حسن قرار دیا ہے جو اِس بات کی دلیل ہے کہ زیر بحث حدیث اُن کے نزدیک متصل اور صحیح یا حسن ہے۔ اگر اُن کے نزدیک زیر بحث حدیث منقطع ہوتی تو ہرگز صحیح یا حسن قرار نہیں دیتے۔ واللہ اعلم۔

ائمہ کرام کے نام مع حوالہ پیش خدمت ہیں:

(1) امام ابو عیسی محمد بن عیسی الترمذی رحمہ اللہ (المتوفی: 279ھ):

آپ رحمہ اللہ نے زیر بحث حدیث کو اپنی سنن میں تین جگہ "حسن صحیح" قرار دیا ہے۔

دیکھیں: (سنن الترمذی بتحقیق بشار عواد: 5/61، ح: 2969 و 5/227، ح: 3247 و 5/316، ح: 3372)

(2) امام ابو حاتم محمد بن حبان البستی، المعروف بابن حبان رحمہ اللہ (المتوفی: 354ھ):

آپ رحمہ اللہ نے زیر بحث حدیث کو اپنی صحیح میں احتجاجاً جگہ دی ہے۔

دیکھیں: (صحیح ابن حبان بتحقیق شعیب الأرنؤوط: 3/172، ح: 890)

(3) امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم رحمہ اللہ (المتوفی:405ھ):

آپ رحمہ اللہ نے زیر بحث حدیث کو صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔

دیکھیں: (المستدرك على الصحيحين بتحقيق مصطفى عبد القادر عطا: 667/1، ح:1802)

(4) امام محیی السنہ حسین بن مسعود البغوی رحمہ اللہ (المتوفی:516ھ):

آپ رحمہ اللہ کے نزدیک زیر بحث حدیث حسن ہے۔

دیکھیں: (مصابيح السنة بتحقيق الدكتور يوسف وغيره: 138/2، ح:1596)

(5) امام ابوالحسن علی بن فضل المقدسی رحمہ اللہ (المتوفی:611ھ):

آپ رحمہ اللہ نے زیر بحث حدیث کو "حسن صحیح" قرار دیا ہے۔

دیکھیں: (كتاب الأربعين في فضل الدعاء والداعين بتحقيق حسن محمد، ص:119، ح:4)

(6) امام ابوزکریا یحیی بن شرف النووی رحمہ اللہ (المتوفی:676ھ):

آپ رحمہ اللہ کے نزدیک زیر بحث حدیث کی سند صحیح ہے۔

دیکھیں: (الأذكار بتحقيق عبد القادر الأرنؤوط، ص:395)

(7) امام شمس الدین محمد بن احمد الذہبی رحمہ اللہ (المتوفی:748ھ):

آپ رحمہ اللہ نے زیر بحث حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

دیکھیں: (المستدرك على الصحيحين بتحقيق مصطفى عبد القادر عطا: 667/1، ح:1802)

(8) امام حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (المتوفی:852ھ):

آپ رحمہ اللہ زیر بحث حدیث کی بابت فرماتے ہیں:

"أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ بِسَنَدٍ جَيِّدٍ".

"اصحاب سنن نے اس حدیث کی تخریج جید سند کے ساتھ کی ہے"۔

(فتح الباری: 49/1، الناشر: دار المعرفة - بيروت، 1379)

اِس پر مزید یہ کہ میرے علم کی حد تک فن جرح وتعدیل کے کسی بھی امام نے یہ بات نہیں کہی کہ یسیع الحضرمی کا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں یا یسیع الحضرمی نے نعمان رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا ہے اور نا ہی فن جرح وتعدیل کے کسی بھی امام نے یسیع الکندی، عن نعمان کے طریق سے مروی کسی بھی حدیث کو یسیع الکندی اور نعمان رضی اللہ عنہ کے مابین انقطاع کی وجہ سے مردود قرار دیا ہے۔ فيما أعلم و الله أعلم.

❁ تیسری دلیل : صحیح سند میں سماع کی صراحت

قارئین! میں کئی بار کہہ چکا ہوں کہ شیخ غلام مصطفی ظہیر امن پوری حفظہ اللہ اچھی طرح تحقیق نہیں کرتے، غور وفکر نہیں کرتے بلکہ ان کا پورا فوکس اس بات کی طرف ہوتا ہے کہ کتنی جلدی میرے فتاوی کی ایک ہزار قسطیں مکمل ہو جائیں۔ اس دوران چاہے کسی ثقہ راوی کو مجہول کہہ دیں یا کسی صحیح حدیث کو ضعیف، اس سے شیخ کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اللہ اس طرح کی قسطیں مکمل کرنے سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین۔

معتبر سند میں سماع پیش خدمت ہے:

امام سعید بن منصور الخراسانی المروزی رحمہ اللہ (المتوفی:227ھ) رقمطراز ہیں:

”حدَّثنا جرير، عن منصور، عن ذر، عن يسيع الحضرمي، قال: سمعتُ النعمان بن بشير يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ”الدعاء هو العبادة، ثم قرأ: {إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ}“.

(سنن سعيد بن منصور بتحقيق فريق من الباحثين: 228/7، ح:1885 وقال المحقق: سنده صحيح)

قارئین! یہ ہے معتبر اور صحیح سند۔ شیخ نے اگر تھوڑی سی محنت کی ہوتی تو اس سند کو پا لیتے لیکن۔۔۔۔۔۔

ایسے ہی موقع پر کہا جاتا ہے:

آنکھیں اگر بند ہوں، تو دن بھی رات ہے

اس میں بھلا قصور کیا ہے آفتاب کا

سنن ابی داود کی زیر بحث حدیث شیخ امن پوری کے استاذ فضیلۃ الشیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کے نزدیک بھی ثابت ہے۔

شیخ رحمہ اللہ نے سنن ابی داود اور مشکوۃ المصابیح کی تحقیق میں زیر بحث کو صحیح قرار دیا ہے۔

دیکھیں: (سنن أبی داود، ح:1479 و مشكاة المصابيح: 13/2، ح:2230)

اللہ، شیخ امن پوری حفظہ اللہ کو اپنے استاذ کی تحقیق پر غور کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ایک اہم بات:

میں فن جرح وتعدیل کے کسی بھی عالم کو نہیں پا سکا جنہوں نے زیر بحث حدیث کو یہ کہہ کر ضعیف قرار دیا ہو کہ یسیع الکندی کا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سماع معلوم نہیں۔ شیخ امن پوری حفظہ اللہ دنیا کے پہلے شخص ہیں۔

اس پر مزید یہ کہ شیخ کا دعوی ہے کہ ہم محدثین کے علم کے تابع ہیں۔ محدثین زیر بحث حدیث کو صحیح یا حسن کہتے ہیں اور شیخ اسے ضعیف کہتے ہیں، اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ شیخ اپنے دعوے میں کس حد تک سچے ہیں۔ اللہ ہمیں محدثین کے علم کا تابع بنائے۔ آمین۔

سماع معلوم نہیں ہو سکا:

شیخ حفظہ اللہ نے نقد کا یہ طریقہ - سند ضعیف ہے، فلاں سے فلاں کا سماع معلوم نہیں ہو سکا - اصول حدیث کی کس کتاب سے اخذ کیا ہے یا فن جرح وتعدیل کے کس امام سے اخذ کیا ہے۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ اللہ ہمیں محدثین کے منہج کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

شیخ حفظہ اللہ سے گذارش ہے کہ اپنے اس جدید منہج کی دلیل پیش کریں اور علم میں اضافہ فرمائیں۔ واللہ ولی التوفیق.

حدیث کے معاملے میں اتنی جرأت اچھی نہیں:

قارئین! آپ غور کریں کہ شیخ امن پوری حفظہ اللہ اتنی مشہور حدیث کی تحقیق نہیں کر پا رہے ہیں، بلا دلیل حدیث کو ضعیف قرار دے دیا۔ اگر شیخ نے انقطاع کی وجہ سے حدیث کو ضعیف قرار دیا تو انقطاع کی دلیل پیش کرنی چاہیے تھی اور اگر انقطاع کی دلیل نہیں تھی تو حدیث پر حکم نہیں لگانا چاہیے تھا بلکہ خاموشی اختیار کرنی چاہیے تھی لیکن شیخ کی جرأت دیکھیں کہ انقطاع کی دلیل بھی نہیں دی اور ائمہ کرام نے جس حدیث کو صحیح قرار دیا اسے ضعیف کہہ دیا۔ اللہ حدیث کی بابت ایسی جرأت سے ہماری حفاظت فرمائے اور اللہ سے ڈرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

شیخ اگر کچھ کہنا چاہتے تو اتنا کہہ سکتے تھے کہ اس حدیث کو ائمہ کرام اور محققین نے صحیح یا حسن کہا ہے لیکن مجھے سند میں انقطاع کا احساس ہو رہا ہے، تحقیق مکمل ہونے کے بعد اس حدیث کا جواب دیا جائے گا لیکن شیخ ایسا کہیں گے تو فتاوی کی قسطیں کیسے مکمل ہوں گی، علامہ اور محقق العصر جیسے لقب کا حق کیسے ادا ہوگا۔ اللہ اس طرح کے علامہ پن سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین۔

❁ تنبیہ بلیغ:

شیخ امن پوری حفظہ اللہ نے کس چیز کو سامنے رکھ کر یہ جملہ: **"کسی معتبر سند کے ساتھ یسیع حضرمی کا سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سماع معلوم نہیں ہو سکا"** لکھا ہے، میں اسے جانتا ہوں لیکن میں اس تحریر میں اس پر گفتگو نہیں کروں گا۔ جب شیخ اسے خود پیش کریں گے، تب اس کا مسکت جواب دیا جائے۔ ان شاء اللہ۔

❁ خلاصة التحقيق:

یسیع الحضرمی رحمہ اللہ کا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے لہذا سنن ابی داود کی زیر بحث حدیث صحیح ہے لہذا شیخ غلام مصطفی ظہیر امن پوری حفظہ اللہ کا سند کو یہ کہہ کر ضعیف قرار دینا کہ یسیع الحضرمی کا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سماع معلوم نہیں، بلا شبہ باطل اور مردود ہے۔ اللہ شیخ محترم کو رجوع کرنے، اچھی طرح تحقیق کرنے اور حق قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین یا رب العالمین.

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

حافظ اکبر علی اختر علی سلفی/ عفا اللہ عنہ

صدر البلاغ اسلامک سینٹر

10-ذوالقعدہ-1445ھ

19-مئی-2024ء